حافظ زبیر علی زئی

امام نعیم بن حماد الخزاعی المروزی
(ارشاد العباد فی ترجمۃ نعیم بن حماد)

نام ونسب: ابوعبداللہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث بن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی، المروزی الفارض رحمہ اللہ

شیوخ واساتذہ: آپ نے الحسین بن واقد رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۹ھ) کو دیکھا ہے اور ہشیم بن بشیر الواسطی، عبداللہ بن المبارک المروزی، قاضی فضیل بن عیاض اور ابوداود طیالسی وغیرہم سے روایات بیان کی ہیں۔

تلامذہ: آپ سے امام بخاری (مقروناً /دوسرے راویوں کے ساتھ ملاکر) ابوداود، دارمی، الذہلی، الجوزجانی، یحییٰ بن معین، ابوحاتم رازی، یعقوب بن سفیان الفارسی وغیرہ اماموں نے احادیث بیان کی ہیں۔ ان اماموں میں سے درج ذیل ائمہ اپنے نزدیک صرف ثقہ (یعنی قابل اعتماد راوی) سے ہی روایت بیان کرتے تھے۔

۱: بخاری (قواعد فی علوم الحدیث للتھانوی ص ۲۲۲ دیکھئے:۳)

۲: ابوداود (نصب الرایہ ج ا ص ۱۹۹، تہذیب التہذیب ۲/ ۲۹۸ ترجمہ: الحسین بن علی بن الاسود، ۳/ ۱۵۶ ترجمہ: داود بن امیہ)

۳: یحییٰ بن معین (اعلاء السنن ج ۱۹ و قواعد فی علوم الحدیث للتھانوی ص ۲۱۸)

۴: یعقوب بن سفیان الفارسی (تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۹، طلیعۃ التنکیل ص ۲۴ ملخصاً)

اس مسئلہ میں راقم الحروف نے ایک رسالہ ''جزء في أسماء من کان لایروي إلا عن ثقة عنده'' لکھا ہے۔ یہ رسالہ میری کتاب '' تخریج النهایة فی الفتن والملاحم'' میں درج ہے۔ (ص ۳۸۹، ۳۹۰ ح ۱۲۶۹) **یسر اللہ لنا طبعه**

علمی خدمات

عباس بن مصعب (بن بشر المروزی) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ''وضـــع (نعيم بن حماد الفارضي) كتب الرد على أبي حنيفة وناقض محمد بن الحسن ووضع ثلاثة عشر كتاباً في الرد على الجهمية وكان من أعلم الناس بالفرائض....'' نعیم بن حماد الفارضی نے ابوحنیفہ کے رد میں کتابیں لکھیں اور محمد بن الحسن (الشیبانی کے اصول وغیرہ) کو توڑا اور جہمیوں کے رد میں تیرہ (۱۳) کتابیں تصنیف کیں اور وہ لوگوں میں علم الفرائض کے سب سے زیادہ عالم تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۲۳/۶۵، وسندہ ضعیف، یہ روایت الکامل لابن عدی [۲۴۸۲/۷، دوسرا نسخہ ۲۵۲/۸] میں محرف سند کے ساتھ مذکور ہے۔)

اس قول کے بعد نعیم بن حماد کے بعض فقہی تفردات پر امام ابن المبارک کی تنقید مذکور ہے لیکن یاد رہے کہ یہ سارا قول عباس بن مصعب سے ثابت ہی نہیں ہے۔ ابن عدی نے اسے محمد بن عیسیٰ بن محمد المروزی (نامعلوم) سے، اس نے اپنے والد عیسیٰ بن محمد المروزی (نامعلوم) سے بیان کر رکھا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے رد میں امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے ایک کتاب لکھی ہے جو کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں مطبوع ہے۔ کوثری وغیرہ مبتدعین نے رُدودِ ابن ابی شیبہ کے غلط سلط اور گنجینۂ مغالطات واباطیل جوابات دینے کی کوشش کی ہے جن کی علمی میدان میں چنداں حیثیت نہیں ہے۔ نعیم بن حماد کی کتابوں میں سے کتاب الفتن اور زوائد الزہد مطبوع ہیں۔

نعیم اور کتبِ ستہ

نعیم بن حماد کی احادیث صحیح بخاری، مقدمہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ (سنن ابی داود، سنن ترمذی، سنن نسائی و سنن ابن ماجہ) وغیرہ میں موجود ہیں۔ صحیح بخاری میں آپ کی (میرے علم کے مطابق) کل روایات درج ذیل ہیں:

۱: ج۱ص۳۸ آخر كتاب الوضوء باب دفع السواك إلى الأكبر/متابعةً ح۲۴۶

۲: ج۱ ص۵۶۔ کتاب الصلوة، باب فضل استقبال القبلة/ متابعةً ح۳۹۲
۳: ج۱ ص۵۲۹: کتاب المناقب، باب ذکر أسامة بن زید /متابعةً ح۳۷۳۶
۴: ج۱ ص۵۴۳: کتاب مناقب الأنصار، باب القسامة فی الجاهلیة /
جنات کے بارے میں ایک غیر مرفوع اثر ہے۔ ح۳۸۴۹
۵: ج۲ ص۶۲۲: کتاب المغازی، باب بعث النبي صلی اللّٰہ علیه و سلم خالد بن الولید /متابعةً ح ۴۳۳۹
۶: ج۲ ص۱۰۵۷: کتاب الأحکام، باب الأمراء من قریش/ متابعةً ح۷۱۳۹
۷: ج۲ ص۱۰۶۶: کتاب الأحکام ، باب إذا قضی الحاکم إلخ/ متابعةً ح۷۱۸۹

یہ تمام روایات (سوائے اثر نمبر۴ کے) متابعات میں ہیں۔ انھیں نعیم کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی بیان کیا ہے۔ صحیحین میں جن راویوں کی روایات بطور استشہاد ، تائید و متابعات ذکر کی گئی ہیں وہ راوی صحیحین کے مصنفین کے نزدیک ثقہ وصدوق، حسن الحدیث اور لا بأس بہ ہیں۔ محمد بن طاہر المقدسی (متوفی ۵۰۷ھ) ''شروط الأئمة الستّة'' میں حماد بن سلمہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''**بل استشهد به في مواضع لیبیّن أنه ثقة**''
بلکہ (امام بخاری نے) اس (حماد بن سلمہ) سے بعض مقامات پر استشہاد کیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ وہ (حماد بلحاظ عدالت) ثقہ ہیں۔ (ص۲ وفی نسخۃ ص ۱۸)

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ صحیحین کے مصنفین کے نزدیک ثقہ ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ راوی تمام محدثین کے نزدیک بھی ثقہ ہیں، بلکہ حق یہی ہے کہ اختلاف کی صورت میں جمہور محدثین کو ترجیح دی جائے گی اور ضعیف عند الجمہور راویوں کی صحیحین میں روایت کو متابعات وشواہد پر محمول کر کے صحیح وحسن ہی سمجھا جائے گا۔ غیر صحیحین میں ایسے راوی کی روایت ضعیف ہوتی ہے جسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہو۔

ائمہ جرح وتعدیل اور نعیم بن حماد

نعیم بن حماد کے بارے میں اسماء الرجال کے ماہرین وائمہ مسلمین کا اختلاف ہے۔

بعض اس پر جرح کرتے ہیں اور جمہور توثیق کرتے ہیں۔ جارحین میں سے بعض سے جرح کا ثبوت ہی محلِ نظر ہے اور معدلین میں سے بعض نے تعدیلِ مفسر کر رکھی ہے۔

جارحین اور ان کی جروح کا جائزہ

☆ امام ابوداود: آجری نے ابوداود سے نقل کیا ہے کہ نعیم نے بیس کے قریب ایسی مرفوع احادیث بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب ص ۴۱۱ ج ۱۰)

اس جرح کا ناقل ابوعبید آجری بلحاظ عدالت وثقاہت نامعلوم ہے۔ سوالات کے محقق محمد علی قاسم العمری نے شدید افسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہیں ابوعبید الآجری کا ترجمہ یعنی حالات نہیں ملے۔ (ص ۳۸)

اگر بفرضِ محال یہ جرح ثابت بھی ہو تو نعیم کو بری الذمہ قرار دینا آسان ہے کیونکہ کسی محدث کا بے اصل روایات بیان کرنا اس محدث کے مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ ابن ماجہ، خطیب بغدادی، ابونعیم اصبہانی وغیرہم نے متعدد بے اصل بلکہ موضوع روایات بیان کی ہیں۔ ان روایات میں جرح دوسرے راویوں پر ہوتی ہے نہ کہ ان محدثین پر لہٰذا نعیم کی بیان کردہ بے اصل روایات کے بے اصل ہونے کی وجہ اوپر کے راوی ہیں نہ کہ نعیم۔

فليتنبه فإنه مهم

☆ یحییٰ بن معین: بکر بن سہل (ضعیف) نے عبدالخالق بن منصور (نامعلوم؟) سے نقل کیا ہے کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نعیم مذکور پر جرح کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۱۱ ملخصاً)

اس روایت کا سقوط ظاہر ہے اور امام ابن معین سے یہ ثابت ہے کہ وہ نعیم کی توثیق کرتے تھے۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ان شاء اللہ

☆ نامعلوم جارح: دولابی نے کسی ''غیر'' (نامعلوم) شخص سے نقل کیا: ''**كان يضع الحديث في تقوية السنّة وحكايات عن العلماء فى ثلب أبي حنيفة مزورة كذب**''

وہ (نعیم بن حماد) سنّت کی تقویت میں احادیث گھڑتا تھا اور مثالب ابی حنیفہ میں علماء سے

جھوٹی، خانہ ساز روایات بیان کرتا تھا۔ (الکامل لابن عدی ج ۷ص ۲۴۸۲)

دولابی بذاتِ خود قولِ راجح میں ضعیف ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال (۴۵۹/۳) ولسان المیزان (۴۱/۵، ۹۴۲)

امام ابن عدی نے (دولابی ضعیف کا یہ قول ردّ کرتے ہوئے) کہا: ''**وابن حماد متھم فیمایقول ـــ یعني ـــ في نعیم لصلابته فی أھل الرأي**'' ابن حماد (دولابی) نعیم کے بارے میں جو کچھ کہتا ہے متہم ہے۔ کیونکہ وہ (دولابی) اہل الرائے میں بہت پکا (یعنی اہلِ سنت کا سخت مخالف) تھا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۵/۵۴ وسندہ صحیح)

اس قول کے باطل وساقط ہونے کی تیسری دلیل جارح کا مجہول ہونا ہے۔ جس شخص کا اپنا اتا پتا معلوم نہیں اس کی جرح کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے؟

(۱) الدولابی: دولابی نے نعیم پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ (الکامل ص ۲۴۸۳ ج ۷)

یہ الزام دو وجہ سے مردود ہے:

۱: دولابی بذات خود ضعیف ہے۔ کما تقدم

۲: اس کا شیخ ''غیـــرہ'' مجہول اور متہم ہے لہٰذا مجہول و متہم شیخ سے جرح لے کر اُسے اندھا دھند مؤثر قرار دینا انتہائی غلط بات ہے۔

(۲) الازدی: ازدی نے کہا: **قالوا: ''کان یضع الحدیث'' إلخ**

انھوں نے کہا کہ وہ (نعیم) حدیث گھڑتا تھا۔ الخ (تہذیب التہذیب ۴۱۲/۱۰)

یہ قول دو وجہ سے مردود ہے:

۱: قالوا کے فاعلین (قائلین) نامعلوم و مجہول ہیں۔

۲: ازدی بذات خود ضعیف ہے۔

دیکھئے تاریخ بغداد (۲۴۴/۲ ت ۷۰۹) اور میزان الاعتدال (ج ۳ ص ۵۲۳)

(۳) ابواحمد الحاکم نے کہا: ''**ربما یخالف في بعض حدیثه**'' بعض اوقات اس کی بعض احادیث میں مخالفت کی جاتی ہے۔ (تہذیب التہذیب ۴۶۹/۱۰)

ممکن ہے کہ یہ قول ابواحمد الحاکم الکبیر کی کتاب الکنیٰ میں ہو۔ واللہ اعلم

(۴) ابوعروبہ: ابوعروبہ نے کہا: ''**كان نعيم بن حماد مظلم الأمر**''

نعیم بن حماد کا معاملہ اندھیرے میں تھا۔ (الکامل لابن عدی ۲۴۸۲/۷ دوسرا نسخہ ۳۵۱/۸)

(۵) الدارقطنی: امام دارقطنی نے کہا: ''**إمام فى السنة ، كثير الوهم**''

وہ سنت کے امام ہیں (اور) کثرت سے وہم (غلطیاں) کرنے والے ہیں۔

(سوالات الحاکم النیسابوری للدارقطنی :۵۰۳)

(۶) مسلمہ بن القاسم: مسلمہ نے کہا:

''**كان صدوقاً وهو كثير الخطأ و له أحاديث منكرة فى الملاحم، انفرد بها وله مذهب سوء في القرآن....**'' إلخ

(تہذیب التہذیب ۴۶۸/۱۰)

(اگر یہ جرح مسلمہ سے ثابت ہو تو) اس جرح کا جارح مسلمہ بن القاسم بذات خود ضعیف اور مشبہہ (خالق کو مخلوق سے تشبیہ دینے والا) تھا۔ (دیکھئے لسان المیزان ۳۵/۶، دوسرا نسخہ ۷/۱۶/۶)

فرقۂ مشبہہ کے ساقط العدالت شخص کی جرح اور خاص طور پر اہل السنۃ پر جرح اصلاً مردود ہے۔

(۷) ابن یونس مصری نے کہا:

''**وكان يفهم الحديث فروى أحاديث مناكير عن الثقات**''

نعیم بن حماد حدیث کا فہم رکھتے تھے پھر انھوں نے ثقہ راویوں سے منکر روایات بیان کی ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۲۳/۶۵)

(۸) النسائی نے کہا: ''**ضعيف مروزي**'' (کتاب الضعفاء والمتروکین:۵۸۹)

(۹) دحیم نے نعیم کی بیان کردہ ایک روایت کے بارے میں کہا: ''**لا أصل له**'' اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی:۷۸۳، میزان الاعتدال ۲۶۹/۴)

یاد رہے کہ اس روایت میں ولید بن مسلم (مدلس) کا عنعنہ ہے۔

دیکھئے کتاب التوحید لابن خزیمہ (ص ۱۴۴، دوسرا نسخہ ۱/۳۴۸ ح ۲۰۶)
یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن بعض الفاظ کے صحیح بخاری (۴۸۰۰) وغیرہ میں شواہد موجود ہیں۔ واللہ اعلم

☆ ابوزرعہ الدمشقی نے کہا: ''يصل أحاديث يو قفها الناس''
وہ ایسی احادیث کو موصولاً (مرفوعاً) بیان کرتے تھے جنھیں لوگ موقوف بیان کرتے ہیں۔

(تہذیب الکمال ۷/۳۵۱، تاریخ الاسلام للذہبی ۱۶/۴۲۶)

اس قول کی امام ابوزرعۃ الدمشقی تک صحیح سند نامعلوم ہے۔

☆ صالح جزرہ سے مروی ہے کہ ''كان نعيم يحدث من حفظه و عنده منا كير كثيرة لا يتا بع عليها'' نعیم اپنے حافظے سے احادیث بیان کرتا تھا اور اس کے پاس بہت سی منکر روایات ہیں جن میں اسکی متابعت نہیں کی جاتی ہے۔ (تاریخ بغداد ص ۳۱۲ ج ۱۳)
اس قول کا راوی ابو الفضل یعقوب بن اسحاق بن محمود الفقیہ الحافظ ہے جس کے حالات مطلوب ہیں۔ اسی طرح محمد بن العباس العصمی کا تذکرہ بھی مطلوب ہے۔ و اللہ أعلم

☆ حافظ ذہبی نے متعدد کتب میں نعیم پر جرح کی اور کہا:

''لا يجوز لأحد أن يحتج به'' إلخ

اس کے ساتھ حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ الخ (سیر اعلام النبلاء ص ۶۰۹ ج ۱۰)

اس کے برخلاف حافظ ذہبی سے نعیم کی توثیق بھی ثابت ہے۔ كما سيأتي (اقوالِ تعدیل:۱۱)
لہٰذا ان کے دونوں اقوال باہم متعارض ہو کر ساقط ہو گئے ہیں۔ نیز دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۲ ص ۵۵۲ ترجمہ عبدالرحمٰن بن ثابت بن الصامت)

ان تجریحی اقوال کا مختصر جائزہ یہ ہے کہ بعض جارحین بذات خود ضعیف اور ساقط العدالت ہیں، بعض سے جرح کا ثبوت مشکوک ہے اور بعض کا کلام باہم متعارض و متناقض ہے، باقی بچے چھ (۶) محدثین ...... ان محدثین کی جروح کے مقابلے میں جمہور محدثین کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے:

معدلین اور ان کی توثیق

(۱) البخاری: امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الجامع الصحیح میں نعیم سے روایت بیان کی ہے۔ کما تقدم

(۲) ابوداود نے نعیم سے روایت بیان کی ہے اور وہ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ کما تقدم

(۳) یعقوب بن سفیان الفارسی۔ کما تقدم

(۴) یحییٰ بن معین: امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقة (سوالات ابن الجنید ص ۳۹۸ ت ۵۲۸)

اور کہا: ''کان رفیقي في البصرة'' وہ بصرہ میں میرے ساتھی تھے۔ (ایضاً ت ۵۲۹ ص ۳۹۹)

امام ابن معین سے یہ دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں اور دوسری تعدیلی روایات کے لئے تاریخ بغداد اور تہذیب الکمال وغیرہما کا مطالعہ کریں۔

(۵) الترمذی: امام ترمذی نے نعیم بن حماد کی ایک حدیث کو ''صحیح غریب'' کہا ہے۔

(جامع الترمذی مع التحفہ ج ۳ ص ۱۷، آخر ابواب فضائل الجهاد، ح ۱۶۶۳، والنسخۃ الباکستانیۃ مع العرف الشذی ج ۱ ص ۲۹۵)

محدثین کا کسی روایت یا سند کی تصحیح کرنا اس روایت یا سند کے تمام راویوں کی توثیق ہوتی ہے۔ دیکھئے نصب الرایۃ للزیلعی (ج ۳ ص ۲۶۴ و ج ۱ ص ۱۴۹) اور الاقتراح لابن دقیق العید (ص ۵۵) وغیرہما۔

(۶) الامام المعتدل احمد العجلی: امام عجلی نے کہا: مروزي ثقة... إلخ

(تاریخ الثقات للعجلی ص ۴۵۱ ت ۱۶۹۵)

بعض لوگوں نے کسی غلط فہمی کی وجہ سے چودھویں صدی میں امام عجلی کو متساہل لکھ دیا ہے۔ حالانکہ عجلی کو متساہل کہنا کئی لحاظ سے غلط ہے:

① اس ثقہ بالاتفاق امام کو امام عباس بن محمد الدوری نے امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین کے مثل (برابر) قرار دیا ہے۔ (تاریخ بغداد ۴/۲۱۴ ت ۱۹۰۶، وسندہ صحیح)

② امام یحییٰ بن معین نے عجلی کے بارے میں کہا: ''هو ثقة ابن ثقة ابن ثقة '' وہ ثقہ ہیں ،ان کے والد ثقہ ہیں، ان کے دادا ثقہ ہیں۔ (تاریخ بغداد ۲۱۵/۴ وسندہ صحیح)

③ ثقہ امام ولید بن بکر الاندلسی نے عجلی کو امام ابن معین جیسا حافظ (نظیره فی الحفظ) قرار دیا۔ (تاریخ بغداد ۲۱۵/۴، وسندہ صحیح)

اور انھیں متقن (ثقہ) حفاظِ کرام میں شمار کیا۔ (ایضاً ص ۲۱۴ وسندہ صحیح)

④ متقدمین میں سے کسی محدث نے العجلی پر تساہل کا الزام نہیں لگایا۔

⑤ محدثین نے اسماء الرجال کے علم میں العجلی پر اعتماد کیا ہے۔ جس پر تہذیب التہذیب اور تقریب التہذیب وغیرہما شاہد ہیں۔ اس مسئلے پر کچھ تفصیل راقم الحروف نے اپنے رسالہ ''القنابل الذرية فی ابطال أصول الفرقة المسعودية'' میں لکھی ہے۔ (مخطوط ص ۱۴)

یہ رسالہ ایک شخص..... کے جواب میں ۵/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو لکھا گیا تھا۔

(۷) مسلم: امام مسلم نے اپنی مشہور کتاب الصحیح کے مقدمہ میں نعیم کی روایت سے استدلال کیا۔ (ج۱ص۱۷، ترقیم دارالسلام:۶۶)

(۸) ابوحاتم الرازی: آپ نے ان کے بارے میں محلّہ الصدق کہا ہے۔

(الجرح والتعدیل ج۸ص۴۶۴)

(۹) ابن حبان: آپ نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کیا اور کہا: ''روی عنه أبو حاتم الرازی، ربما أخطأ و وهم، مات سنة ثمان و عشرين و مائتين''

ان سے ابوحاتم رازی نے حدیث بیان کی، انھیں کبھی کبھار خطاء اور وہم ہوا ہے، ان کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی۔ (الثقات ج۹ص۲۱۹)

حافظ ابن حبان نے نعیم بن حماد سے صحیح ابن حبان میں بطورِ حجت روایت لی ہے۔

(دیکھئے الاحسان:۳۱۴۱)

(۱۰) الحاکم النیسابوری: آپ نے ان کی ایک روایت کو صحیح کہا۔ (المستدرک ج۴ص۱۴۵ ح۷۲۳۱)

(۱۱) حافظ الذہبی: ذہبی نے اپنی جروح کے خلاف انھیں ''معرفة الرواة المتكلم فيهم

بما لا یوجب الرد '' میں ذکر کیا، بلکہ تلخیص المستدرک (ج ۴ ص ۱۴۵ ح ۷۲۳۱) میں ان کی ایک (منفرد) روایت کو صحیح کہا ہے۔

(۱۲) نورالدین الہیثمی نے کہا: ثقة (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۴۷)

☆ امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انھوں نے نعیم کو ثقہ کہا۔

(الکامل لابن عدی ص ۲۴۸۲ ج ۷، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۲۶۷، سیر اعلام النبلاء ج ۱۰ ص ۵۹۷، تہذیب التہذیب، تہذیب الکمال، بحرالدم فیمن تکلم فیہ الامام احمد بمدح وذم لابن عبدالہادی ص ۴۳۲)

اس قول کی صحت میں نظر ہے۔ واللہ اعلم

امام احمد نے فرمایا: '' كنا نسميه نعيمًا الفارض '' ہم انھیں نعیم الفارض (علمِ فرائض کا ماہر) کہتے تھے۔ (کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۳/۴۳۷ فقرہ: ۵۸۶۰)

اور فرمایا: '' وكان من أعلم الناس بالفرائض '' اور وہ (نعیم) لوگوں میں علمِ فرائض (علمِ میراث) کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۰۷ وسندہ صحیح)

(۱۳) ابن عدی نے ان کی چند احادیث ذکر کر کے کہا: '' وعامة ما أنكر عليه هو هذا الذي ذكرته وأرجو أن يكون باقي حديثه مستقيمًا '' اور ان (نعیم) کی عموماً جن روایات کا انکار کیا گیا ہے وہ یہی ہیں جو میں نے ذکر کر دی ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ ان کی باقی (ساری) حدیث مستقیم (یعنی صحیح ومحفوظ) ہے۔ (الکامل ص ۲۴۸۹ ج ۸)

محققین نے اس قول کو اعدل الاقوال قرار دیا ہے اور ہماری تحقیق میں بھی یہی قول اعدل الاقوال اور قولِ فیصل ہے۔ ان روایات منتقدہ (جن پر تنقید کی گئی ہے) کا ذکر آگے آ رہا ہے جن پر امام ابن عدی وغیرہ نے تنقید کی ہے۔

☆ حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں انھیں '' صدوق يخطئ كثيرًا '' کہتے ہوئے ابن عدی کے قول کو ملخصاً ذکر کیا ہے اور تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ

'' وأما نعيم فقد ثبتت عدالته و صدقه و لكن في حديثه أوهام معروفة.. و قدمضى أن ابن عدي يتتبع ما وهم فيه فهذا فصل

القول فیہ'' مگر نعیم کی عدالت اور سچا ہونا ثابت ہے لیکن ان کی حدیث میں (بعض) اوہام ہیں جو معروف ہیں.. اور یہ گزر چکا ہے کہ ابن عدی نے ان کے اوہام جمع کئے ہیں۔ پس (ابن عدی کا) یہی قول ان کے بارے میں قولِ فیصل ہے۔ (ص ۶۱۲، ۶۱۳ ج ۱۰)

(۱۴) الخزرجی نے ''خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال'' میں نعیم کو ذکر کیا ہے (ص ۴۰۳) احمد، ابن معین اور عجلی سے ان کی توثیق نقل کی ہے۔ ان پر ابن عدی کا قول ذکر کیا اور کوئی جرح نقل نہیں کی لہٰذا نعیم مذکور الخزرجی کے نزدیک (الکامل کی روایات منتقدہ کے علاوہ) ثقہ وصدوق ہیں۔

(۱۵) کرمانی نے صحیح بخاری کی شرح میں نعیم بن حماد کے بارے میں امام احمد کی توثیق نقل کی اور جرح سے مکمل اعراض کیا۔ (دیکھئے ج ۳ ص ۱۰۶)

لہٰذا وہ کرمانی کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(۱۶) عینی حنفی نے بھی نعیم پر امام احمد کی تعریف نقل کی اور جرح کے ذکر سے اعراض کیا۔

(دیکھئے عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۸۶)

(۱۷) علامہ نووی نے ان کی ایک حدیث ((لايؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعًا لما جئت به)) کی تصحیح کی ہے (الاربعین النوویہ: ۴۱) اور یہ توثیق ہے۔

☆ انور شاہ کاشمیری دیوبندی نے نعیم بن حماد کی سند کو قوی کہا۔ (نیل الفرقدین ص ۶۰ طبع ۱۳۵۰ھ)

☆ ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے نعیم کو ''من رجال الصحيحين'' لکھ کر حجت پکڑی اور ان پر جرح نہیں کی۔ (دیکھئے اعلاء السنن ج ۳ ص ۷۰ وفی نسخہ ص ۵۶)

یہ تھانوی صاحب وہی ہیں جو دیوبندی مذہب کی اندھا دھند حمایت کے لئے تصحیح و تضعیف اور جرح و تعدیل میں شعبدہ بازی سے کام لیتے تھے۔ مشہور عربی محقق عداب محمود الحمش تھانوی صاحب کی کتاب اعلاء السنن کے بارے میں لکھتے ہیں: ''و في هذا الكتاب بلايا و طامات مخجلة'' اس کتاب میں مصیبتیں اور رسوا کن تباہیاں ہیں۔ (رواۃ الحدیث ص ۲۷)

☆ عبدالقادر القرشی حنفی نے کہا: ''الإمام الکبیر ...قال أحمد : کان من الثقات'' إلخ

(الجواہر المضیۃ ۲/ ۲۰۲)

(۱۸) ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبدالرحمٰن السرخسی القراب (متوفی ۴۲۹ھ) نے نعیم بن حماد وغیرہ کے بارے میں کہا: '' کلھم صدوق ، لھم غرائب ''

(ذم الکلام للھروی: ۱۰۲، دوسرا نسخہ: ۹۸ ب)

یعنی ابو یعقوب القراب کے نزدیک نعیم بن حماد صدوق ہیں، ان کی غریب روایتیں ہیں۔

(۱۹) ابن خزیمہ نے نعیم بن حماد سے بطورِ حجت صحیح ابن خزیمہ میں روایت لی ہے۔

دیکھئے ج ۳ ص ۳۵۰ ح ۲۲۳۶

(۲۰) ابن الجارود نے المنتقیٰ (صحیح ابن الجارود) میں نعیم کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

دیکھئے منتقیٰ ابن الجارود (۳۷۱)

(۲۱) ابوعوانہ نے نعیم سے صحیح ابی عوانہ میں روایت لی ہے۔ (مسند ابی عوانہ ۱/ ۴۱۷ ح ۳۲۸)

(۲۲) الضیاء المقدسی نے المختارہ میں نعیم سے روایت لی۔ (الاحادیث المختارہ ۸/ ۲۶۶ ح ۳۲۴)

(۲۳) طحاوی نے شرح معانی الآثار اور شرح مشکل الآثار میں نعیم سے بہت سی روایتیں لی ہیں اور کوئی جرح نہیں کی بلکہ ان کی ایک روایت کو باب میں سب سے بہتر (أحسن ما ذکرناہ في ھذا الباب) قرار دیا ہے۔ (مشکل الآثار طبع قدیم ۳/ ۲۲۶)

(۲۴) بیہقی نے نعیم بن حماد کی بیان کردہ ایک موقوف روایت کے بارے میں کہا:

'' و ھذا موقوف حسن في ھذا الباب . '' (السنن الکبریٰ ۳/ ۴۱۰)

معلوم ہوا کہ جمہور محدثین کے نزدیک نعیم بن حماد ثقہ و صدوق ہیں لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں۔ والحمدللہ

روایاتِ منتقدۃ (جن پر تنقید کی گئی ہے) اور ان کا جائزہ

اب الامام المعتدل ابو احمد بن عدی کے قول کی روشنی میں ان روایات کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔ جن کے بارے میں امام نعیم بن حماد پر تنقید کی گئی ہے۔

(۱) نعیم بن حماد نے کہا:

'' ثنا عیسی بن یونس عن حریز بن عثمان عن عبدالرحمٰن بن جبیر ابن نفیر عن أبیه عن عوف بن مالك رضی اللّٰه عنه قال قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم: ((ستفترق أمتي علی بضع و سبعین فرقة أعظمها فرقة قوم یقیسون الأمور برأیهم فیحرمون الحلال ویحللون الحرام)) میری اُمت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سب سے بڑا (ضرررساں) فرقہ وہ قوم ہوگی جو اپنی رائے سے قیاس کر کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردیں گے۔

(المستدرک ج۴ص۴۳۰ ح۸۳۲۵، وقال: ''ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین'' والکامل ج۷ص۲۴۸۳)

اس روایت میں سوید بن سعید الحدثانی (ضعیف في غیر صحیح مسلم) عبداللہ بن جعفر الرقی (ثقة تغیر) اور الحکم بن المبارک (صدوق ربما وھم) تینوں نے نعیم کی متابعت کررکھی ہے۔ (التنکیل ج۱ص۴۹۷) نیز دیکھئے میزان الاعتدال ج۴ص۲۶۸

اس حدیث کے بعض معنوی شواہد بھی موجود ہیں، مثلاً صحیح بخاری (ج۲ص۱۰۸۶ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب مایذکر من ذم الرأی)

(۲) نعیم بن حماد نے کہا:

''ثنا الولید بن مسلم عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن ابن أبي زکریا عن رجاء بن حیوۃ عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللّٰه ﷺ: ((إذا أراد اللّٰه أن یوحی با لأمر...)) إلخ بطوله

(کتاب التوحید لابن خزیمہ ص۱۴۴، ۱۴۵، دوسرا نسخہ ۱/۳۴۸، ۳۴۹ ح ۲۰۶، التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل ج ۱ ص۴۹۷، ۴۹۸)

اس متن کے بعض شواہد صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہیں (حوالہ مذکورہ) دوسرے یہ کہ اگر یہ روایت ضعیف ہے تو ولید بن مسلم کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ولید مذکور مشہور مدلس

ہیں اور اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی معنعن روایات، عدمِ تصریحِ سماع و عدمِ متابعت کی صورت میں (غیر صحیحین میں) حجت نہیں ہوتیں۔

(۳) نعیم نے کہا:

'' ثنا ابن وهب :حد ثنا عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن مروان بن عثمان عن عمارة بن عامر عن أم الطفيل امرأة أبي أنها سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم يذكر أنه رأى ر به تعالى فی المنام '' إلخ

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۱۱ بحوالہ التنکیل ص ۴۹۸، ومیزان الاعتدال ص ۲۶۹ ج ۴)

اسے یحییٰ بن سلیمان الجعفی (صدوق يخطئ) احمد بن صالح (ثقة إمام) اور ایک جماعت نے عبداللہ بن وہب سے بیان کیا ہے اور اس کے متعدد شواہد بھی ہیں۔

(۴) نعیم نے کہا:

'' ثنا سفيان بن عيينة عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((إنكم فی زمان من ترك منكم عشر ما أمر به هلك)) '' إلخ

(سنن ترمذی: ۲۲۶۷ وقال: غریب، الکامل لابن عدی ص ۲۴۸۳ ج ۷، تذکرہ الحفاظ للذہبی ج ۲ ص ۴۱۸ ت ۴۲۴ وقال : '' منكر لا أصل له من حديث رسول الله ﷺ ولا شاهد ولم يأت به عن سفيان سوى نعيم وهو مع إمامته منكر الحديث '')

سفیان بن عیینہ کے عنعنہ سے صرفِ نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ اس روایت کے کئی شواہد ہیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو السلسلۃ الصحیحۃ میں ذکر کیا ہے (۶/ ۴۰ ح ۲۵۱۰) شواہد میں سے بعض کا تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: مرسل (علل الحدیث لابن ابی حاتم ج ۲ ص ۴۲۹ ح ۲۷۶۴، النکت الظراف لابن حجر ۱۰/ ۲۷۱ ح ۱۳۷۲۱)

۲: مرسل الحسن/ الفتن للداني (ج ۳ ص ۵۴۱ ح ۲۲۹)

۴: حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ

(مسند الامام احمد ج ۵ ص ۱۵۵، ذم الکلام للہروی ح ۱۰۰ وفی نسخۃ الشبل: ۹۷ والتاریخ الکبیر للبخاری ۲/۱/۳۷ ح ۲۸۱۹ مختصراً)

اس روایت کی سند ''رجــل'' نامعلوم کی وجہ سے ضعیف ہے لہٰذا درج بالا بحث کی روشنی میں نعیم پر اعتراض صحیح نہیں ہے۔

حافظ ذہبی کو اس میں وہم ہوا ہے کہ اس روایت کا کوئی شاہد نہیں ہے۔ **و اللہ أعلم**

(۵) نعیم نے ابن المبارک اور عبدہ سے عن عبیداللہ عن نافع عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں بارہ (۱۲) تکبیریں کہتے تھے۔ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ۔ (الکامل ص ۲۴۸۴ والمیزان ص ۲۶۹ ج ۴ والتنکیل ص ۴۹۹، ۵۰۰)

نافع سے یہ روایت موقوفاً ثابت ہے۔ دیکھئے موطأ امام مالک (۱/۱۸۰ ح ۴۳۵ وسندہ صحیح)

مرفوع روایت کے متعدد شواہد موجود ہیں مثلاً عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جسے ابوداود (۱۱۵۱) نے حسن لذاتہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور بخاری وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

(۶، ۷) نعیم نے کہا:

''ثنا بقیة عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن واثلة بن الأسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((المتعبد بلافقه کالحمار فی الطاحونة))

وبه قال صلی اللہ علیہ وسلم: ((تغطیة الرأس بالنهار رفقة وبالليل زينة))''

(الکامل ص ۲۴۸۴، میزان الاعتدال ص ۲۶۹)

نعیم والی ان دو روایتوں کا راوی محمد بن الحسین بن شہریار مجروح ہے امام دارقطنی نے کہا: ''لیس به بأس'' ابن ناجیہ نے کہا: ''یکذب'' ابن شہریار جھوٹ بولتا ہے۔ (تاریخ بغداد ۲/۲۳۲)

ابن ناجیہ نے اپنی جرح کی دلیل بھی بیان کی ہے۔ لسان المیزان میں بھی ابن شہریار پر جرح موجود ہے لہٰذا نعیم سے ان دونوں روایتوں کا انتساب مشکوک ہے۔ بقیہ صدوق مدلس ہیں، یہ روایت اگر بقیہ تک صحیح بھی ہوتی تو پھر بھی اُن کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۸) نعیم نے کہا:

'' ثنا الدراوردي عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((لاتقل أهريق الماء ولكن قل: أبول))''

(الکامل ص ۲۴۸۴، میزان الاعتدال ۴/ ۲۶۹)

اس روایت کی سند کا ایک راوی عبدالملک ہے جس کا تعین مطلوب ہے۔

حافظ ذہبی نے موقوف کو صواب (صحیح) قرار دیا ہے۔ یہاں بطور تنبیہ عرض ہے کہ اس روایت کے بارے میں ابوالاحوص (العکبری) کا قول مذکور ہے کہ'' رفع نعیم هذا الحديث ''نعیم نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ (الکامل ۷/ ۲۴۸۴)

اور یہ قول سیر اعلام النبلاء میں غلطی سے '' وضع نعيم هذاالحديث'' چھپ گیا ہے۔

(ج ۱۰ ص ۶۰۸)

حافظ ذہبی نے سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے اس کی صراحت کی ہے کہ نعیم نے اس حدیث کے مرفوع بیان کرنے سے رجوع کرلیا تھا۔ (لہٰذا نعیم پر اعتراض ہر لحاظ سے مردود ہے)

(۹) نعیم نے کہا:

''ثنا الفضل بن موسى: ثناأبو بكر الهذلي عن شهر بن حوشب عن ابن عباس قال: خيّر النبي ﷺ بين أزواجه فاخترنه و لم يكن ذاك طلاقاً'' (الکامل ص ۲۴۸۵ ج ۷) اس کا پہلا راوی عبدالملک نامعلوم التعین ہے

کما تقدم اور ابوبکر الہذلی اَخباری متروک الحدیث ہے۔ (تقریب التہذیب: ۸۰۰۲)

اس روایت کے معنوی شواہد صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہیں۔ مثلاً دیکھئے الصحیح للبخاری (کتاب الطلاق باب ۵ ح ۵۲۶۲، ۵۲۶۳ ص ۱۱۴۱، طبع دارالسلام ریاض)

(۱۰) نعیم نے کہا:

'' ثنا رشدين بن سعد عن عقيل عن ابن شهاب عن أبيه عن

أبي هريرة عن النبي ﷺ : ((لو كان ينبغي لأحد أن يسجد لأحد دون الله عزوجل لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها)) ''(الکامل ۲۴۸۴/۷)

اس میں رشدین بن سعد ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۱۹۴۲) لہٰذا نعیم پر اعتراض مردود ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ متن دوسری قوی اسانید سے ثابت ہے مثلاً دیکھئے کتبِ سنن، صحیح ابن حبان اور المستدرک (ج ۴ ص ۱۷۲) وغیرہ، بعض کو حاکم وذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔

(۱۱) نعیم بن حماد نے کہا:

''ثنا معتمر عن أبيه عن أنس عن أبي بكر الصديق عن النبي ﷺ قال: ((في خمسة من الإبل شاة، فذكر صدقة الإبل)) ''

(الکامل ۲۴۸۴/۷)

یہ روایت امام بخاری وغیرہ نے نعیم سے موقوفاً بیان کی ہے (ایضاً) لہٰذا عین ممکن ہے کہ احمد بن آدم (شاگرد نعیم) یا عبدالرحمٰن بن عبدالمومن کو وہم ہو گیا ہو۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوٰۃ کا ثبوت صحیح بخاری میں بھی ہے۔

دیکھئے الجامع الصحیح للبخاری (کتاب الزکوٰۃ ب ۳۸ زکوۃ الغنم ح ۱۴۵۴ ص ۲۸۹ ط دارالسلام)

(۱۲) نعیم نے کہا:

''ثنا ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن أنس أن رسول الله ﷺ كان إذا جاء شهر رمضان قال للناس :((قد جاء شهر مطهر تفتح به أبواب الجنة))'' إلخ (الکامل ۲۴۸۴/۷)

اس روایت کے معنوی شواہد صحیحین وغیرہما اور الامالی للشجری (ج ۱ ص ۲۸۶، ۲۸۷ ج ۲ ص ۲،۳) وغیرہ میں موجود ہیں۔ خود حافظ ابن عدی نے صراحت کی ہے کہ یہی روایت معمر نے '' عن الزهري عن ابن أبي أنس عن أبيه عن أبى هريرة '' کی سند سے بیان کی ہے۔ (لہٰذا متن شاذ نہیں ہے)

(۱۳) ابن عدی نے عبدالرحمٰن بن محمد بن علی بن زہیر (؟) سے نقل کیا ہے کہ '' ثنا محمد

ابن حيوة:ثنانعيم بن حماد:ثنا بقية عن عبداللّٰه مولٰی عثمان'' إلخ

(الکامل ۷/۲۴۸۳)

اس روایت میں ہے کہ عصبیت (قبیلہ پرستی وغیرہ) پرلڑنے والا جہنم میں جائے گا۔ بقیہ کی تدلیس اور عبدالرحمٰن کے حال سے صرفِ نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ محمد بن حیوہ متہم بالکذب ہے۔ (قالہ الذہبی/لسان المیزان ج۵ص۱۷۱)

خطیب وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے لہٰذا نعیم پر اعتراض باطل ہے۔متن حدیث کے شواہد بھی ہیں۔ یہ ہیں وہ کل روایات جن پر حافظ ابن عدی، حافظ ذہبی وغیرہما نے تنقید کی ہے۔نعیم بن حماد کے بارے میں شیخ عبدالرحمٰن بن یحیٰ المعلمی لکھتے ہیں:

''وقضية ذلك أنهاأشد ما انتقد عليه،ومن تدبر ذلك و علم كثرة حديث نعيم وشيوخه وأنه كان يحدث من حفظه وكان قدطالع كتب العلل جزم بأن نعيمًا مظلوم وأن حقه أن يحتج به ولو انفرد ، إلا أنه يجب التوقف عماينكر مما ينفردبه :فإن غيره من الثقات المتفق عليهم قد تفردوا وغلطوا'' إلخ

اورخلاصہ یہ ہے کہ یہ روایات وہ ہیں جن کی وجہ سے ان (نعیم) پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ اور جو شخص غور کرے اور نعیم اور ان کے اساتذہ کی کثرت حدیث سے واقف ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ وہ (نعیم) حافظہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور اس شخص نے کتبِ علل کا مطالعہ بھی کیا ہو تو بالجزم کہے گا کہ نعیم مظلوم ہیں اور ان کا یہ مقام ہے کہ جس روایت میں وہ منفرد ہوں اس سے حجت پکڑی جائے۔لیکن یہ ضروری ہے کہ جن روایات میں ان کے تفرد کی وجہ سے انکار کیا گیا ہے ان میں توقف کیا جائے۔بے شک ان کے علاوہ دوسرے بالاتفاق ثقہ راویوں نے بھی بعض روایات میں تفرد کیا ہے اور انھیں غلطیاں بھی لگی ہیں۔(التنکیل ج۱ص۵۰۰)

نعیم کے ذِکر (حالات) کے شروع میں شیخ المعلمی لکھتے ہیں:

''نعيم من أخيار الأمة وأعلام الأئمة وشهداء السنة،ماكفى الجهمية الحنفية أن اضطهدوه في حياته إذحا ولوا اكراهه على أن يعترف بخلق القرآن فأبى فخلدوه فى السجن مثقلاًبالحديد حتى مات فجربحديده فألقي في حفرة ولم يكفن ولم يصل عليه___ صلت عليه الملائكة___حتى تتبعوه بعد موته بالتضليل و التكذيب على أنه لم يجرؤ منهم على تكذيبه أحد قبل الأستاذ''

نعیم اُمت مسلمہ کے چیدہ اشخاص میں سے، بڑے اماموں اور (اہل) سنت کے شہداء میں سے ہیں۔جہمی حنفیوں (ابن ابی دواد وغیرہ) نے اس پر اکتفا نہیں کیا کہ اسے اس کی زندگی میں مجبور کیا۔انھوں نے پوری کوشش کی کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو جائیں۔انھوں (نعیم) نے انکارکیا تو انھوں نے ان کو زنجیروں کے ساتھ باندھ کر جیل میں بند کیا۔جب وہ شہید ہو گئے تو انھیں گھسیٹ کر گڑھے میں پھینک دیا گیا۔نہ (ان ظالموں نے) انھیں کفن پہنایا اور نہ نماز جنازہ پڑھی (ہمارے خیال میں) فرشتوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔حتیٰ کہ ان کی شہادت کے بعد انھوں نے انھیں گمراہ اور جھوٹا کہنا شروع کر دیا۔باوجود اسکے کہ نعیم کی (اتنی صریح) تکذیب کی استاد (کوثری) سے پہلے کسی نے جرأت نہیں کی۔(التنکیل ص ۴۹۳ ج ۱)

لہٰذا ثابت ہوا کہ نعیم بن حماد جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق، حسن الحدیث تھے۔آپ کی صرف تیرہ (۱۳) احادیث پر تنقید کی گئی ہے۔جس کا جواب آسان ہے۔کما تقدم

ان کے علاوہ نعیم نے اپنے حافظے سے جو ہزاروں روایتیں بیان کی ہیں ان پر کسی قابل اعتماد محدث کی جرح ثابت نہیں ہے۔بعض جدید محققین و متحققین کا ازدی (کذاب) اور دولابی (ضعیف) کی اندھادھند پیروی میں نعیم پر جرح کرنا صحیح نہیں ہے۔ وما علينا إلاالبلاغ

(۲۹ رمضان ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۸ جنوری ۱۹۹۸ء)